ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 6 No.2 2022

صوبہ خیبر پختونخوا کے تصوف کے انفرادی حوالے

1. عطاللہ

2. ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار

ABSTRACT

The province of Khyber Pakhtunkhwa has remained a corridor to world's movements. Different civilizations have had their days with distinct values emanated from its soil. Caravans in pursuit of knowledge and learning not only sojourned here but would mostly settle for life. In this backdrop, mysticism is not an isolated and insipid phenomenon but is made fluent, vibrant, and individual by this region. What is more specific and individual about mysticism is the central issue this paper attempts to explore

کلیدی الفاظ: تصوف، قرب خداوندی، قرب مصطفیٰ، مراقبہ، ریاضت، صحبت پیر، عرفان ذات، عرفان خداوندی، منصور حلاج، مجاہدانہ عمل، ربوبیت، فناوبقا، رہبانیت، خلوت پسندی

تصوف دنیا کے کسی بھی حصّے میں ہو اپنے مفہوم اور معنویت سے الگ نہیں ہو سکتا تصوف کا کوئی بھی مکتب فکر ہو اپنے بنیادی اور کلیدی زاویوں کو پس پشت نہیں ڈال سکتا لیکن زمان و مکان کی تبدیلی کے ساتھ اس کے اندر بعض تبدیلیاں ضرور آئی ہیں جو ایک طرف تصوف کی بقا کے لیے ضروری ہیں دوسری طرف زندگی کے جمود کو توڑنے کے لیے ناگزیر ہوتی ہیں۔

صوبہ خیبر پختونخوا کی شاعری میں تصوف کے بنیادی زاویے اور کلیدی خدوخال وہی ہیں جن کی مشق مشرقی اخطا میں گزشتہ کئی صدیوں سے ہوتی چلی آئی ہے مثلاً اپنی عبودیت کو آلودگیوں سے صاف کرنا دل کو اس قدر شفاف بنانا کہ ماسوا کا تصور ہی باطل ہو جائے یا قرب خداوندی کے لیے قرب مصطفیٰ سے وابستہ ہونا اس طرح مراقبہ ریاضت اور صحبت پیر کی ضرورت یہ تمام کلیدی حوالے تصوف سے الگ ہی نہیں کیے جاسکتے خواہ وہ تصور تصوف کی جدید صورت کے ساتھ منسلک ہو یا قدیم روایات سے جڑا ہوا ہو۔ تصوف کا بنیادی حوالہ عرفانِ ذات اور عرفان خداوندی ہے جس کے لیے صاحبِ شریعت، اتباع رسولؐ کو شرط قرار دیتے ہیں اور عجمی متصوفین کہیں منصور حلاج کے راستوں پر گامزن نظر آتے ہیں تو کہیں کائنات کی نفی کر کے ذاتِ باری کے اثبات کی بات کرتے ہیں۔

چونکہ خیبر پختونخوا کا خطّہ مجموعی اعتبار سے اسلامی تعلیمات کے پیروکار رہا ہے شریعت کی پیروی یہاں مقدم رہی ہے لہٰذا یہاں کے تصوف نے گوشہ نشینی اور رہبانیت سے زیادہ سمجھوتہ نہیں کیا بلکہ یہاں مراقبہ اور خلوت پسندی کو اتنی ہی اہمیت دی گئی ہے جو قبل از نبوت کے حضور کریمؐ کے غارِ حرا میں تنہائی کو حاصل ہے جو معارفت الٰہی کے لیے ضروری ہے دنیا کے نگاہوں سے ہٹ کر آدمی اپنی ذات میں تنہا ہو جاتا ہے اور تنہائی وجدان کو متحرک رکھتی ہے لیکن یہ تنہائی مستقل اور کُلی طور پر اختیار کرنا مقصود نہیں ہے جس طرح رسول اللہؐ معاشرے کی طرف ہدایت کا پیغام لا کر اُس حالات سے واپس لوٹے ہیں بالکل اُس طرح خیبر پختونخوا کے صوفیاء معاشرے میں رہ کر معاشرے کے مسائل سے دوچار ہو کر روشنی کی طرف سفر کرتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ مراقبہ خیبر پختونخوا کے تصوف کا ایک بشرطیہ حوالہ ضرور ہے لیکن اسے بطور رُکن قرار دینا یہاں کے اکثر صوفیا کا مقصود اور مدّعا نہیں رہا ہے چنانچہ خیبر پختونخوا میں خانقاہ کا وجود کہیں کہیں ضرور نظر آتا ہے لیکن اسے وہ رواج نہیں ملا جو برصغیر کے دیگر اخطا میں اسے حاصل رہا ہے یہاں تصوف ایک طرف فکری اعماق کا سرچشمہ رہا ہے تو دوسری جانب اسے ایک مجاہدانہ عمل کے طور پر اختیار کیا جاتا رہا ہے

۔

صوبہ خیبر پختونخوا کے صوفیا کے ایک ہاتھ میں چراغ اور دوسرے میں تلوار نمایاں رہی ہے وہ ہدایت کو ایک طرف وعظ و نصیحت اور دعوت و اطاعت کے تناظر میں عام کرتے رہے ہیں تو دوسری جانب باطل حوالوں کو تلوار کی ضرب سے صراطِ مستقیم پر لاتے رہے ہیں اس سلسلے کی مثالیں حاجی صاحب ترنگزئی، مولانا شمس الحق افغانی، عبدالحلیم شرر، مسرت حسین شاہ، حاجی فقیر محمد اور مفتی فرید صاحب رہے ہیں جن کی منظومات اور نثری کاوشیں تصوف کو فعال اور عملی بناتی رہی ہیں، ان حوالوں سے قطع نظر اس سلسلے میں یہ شعری رسالے ملاحظہ کیجیے۔

---

1. پی ایچ ڈی سکالر (اسلامیہ کالج پشاور)

2. (پروفیسر / چیئرمین شعبہ اردو اسلامیہ کالج پشاور)

بہت سی سولیاں میرے لیے ہیں

کوئی منصور ہوتا جارہاہوں (۱)

میں سرِ عام نہ دیکھوں کیوں کر

اُس نے خود پردہ اُٹھا دیکھا ہے

جل گیا دل تو عجب کیا جب کہ

طور کا طور جلا دیکھا ہے (۲)

یہاں ان اشعار کے تیور فنا سے زیادہ بقا کا رنگ لیتے ہوئے ہیں جو خیبر پختونخوا کے مجموعی مزاج کے ترجمان حوالے ہیں اس حقیقت کو حمزہ شنواری کی اس بات سے بھی تقویت ملتی ہے۔

" یہ ممکن ہی نہیں کہ اُس سے آگے کچھ موجود نہ ہو جہاں پہنچے گا رہے، یا(بودن) کو محسوس کرے گا اور یہی وجہ ہے کہ (عدم) یا نیستی کا تصور کی انسانی ذہن میں نہیں آسکتا اور بعض حکمایا صوفیاء نے جو ممکن الوجود کی بنا(عدم) پر رکھ دی ہے وہ حقیقت وجود تک پہنچنے سے قاصر رہے ہیں بلکہ وجود کے ابتدائی مراحل ہی میں تھک ہار کر بیٹھ گئے ہیں۔ (۳)

صوبہ خیبر پختونخوا کا تصوف اس نظام کے کلیدی حوالوں کو دبائے بغیر فعالیت کا حامل ہے اس میں انفعالیت کے مراحل کم کم دکھائی دیتے ہیں ثبوت کے طور پر محولہ بالا اشعار پیش کیے گئے ہیں۔ طاہر کلاچوی لکھتے ہیں:

کیا قیامت ہے تیرے شعر دلوں کو یارب

سبق شیر دلی دیتے ہیں رُوباہ مزاج (۴)

صوبہ خیبر پختونخوا کے تصوف میں ایک انفرادی حوالہ ممتا کی شمولیت ہے۔ اس کی ایک وجہ تو مسلّمات کا اظہار ہے تو دوسری جانب سوانحی تخلیق اس تناظر میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔

ہے لا محدود جب اک ماں کی محبت کا افسانہ

کہاں سے لاؤں ستر ماؤں کی اُلفت کا پیمانہ

ہمیں تو روزِ محشر ہو گا روزِ عید کے جیسا

تیرے جلوؤں کو دیکھیں گی نگاہیں بے حجابانہ (۵)

بے حجابی مراحل طے کرنے کے بعد کا عمل ہے لیکن اس سلسلے میں یہ والہانہ پن صوبہ خیبر پختونخوا کے تصوف کا انفرادی حوالہ ہے دوسری جانب ممتا ربوبیت کے تابع بنا دینا بھی نادر حوالہ ہے خصوصاً جب کلام کرنے والی خاتون شاعرہ بھی ہوں صوبہ خیبر پختونخوا کا تصوف ایک طرف آنکھیں بند کر کے اتباعِ رسول کا نام ہے تو دوسری جانب منطق و فلسفہ کے پیچیدہ نظام سے بھی باہم بغل گیر دکھائی دیتا ہے احمد ندیم قاسمی نے کہا تھا کہ:

میں گل کو سوچ کر تخلیق گل کی سوچتا ہوں

گلوں کو دیکھتا رہنا تو کوئی بات نہیں

اس طرح صوبہ خیبر پختونخوا کی تصوف کہیں آئینے میں گم ہوتا ہوا منظر ہے اور کہیں آئینے سے ابھرتا عکس بن کر زندگی اور کائنات کے سربستہ راز افشاں کرتا ہے:

مجھ پر بھی ایک اور عنایت کی ہو نظر

رحمت تیری ہے عام بہت کائنات میں (۶)

کیسے کروں میں آئینہ تطہیر کا بیاں

دھرتی کو سے ویسا گھرانہ نہیں ملا (۷)

صوبہ خیبر پختونخوا کا تصوف صحبت پیر کی ضرورت کو نظر انداز نہیں کرتا لیکن مشاہدہ اوراک کو بھی سر فہرست رکھتا ہے یہاں اس میں بندگی کی معراج خود کو اس دوراہے پر لا کر کھڑا کرنا ہے جہاں زات کا بطلان بھی نا ہو اور خود پسندی کا شائبہ بھی سر نہ اٹھائے یہ قصہ ان تفصیلات کو نقل کرنے میں طول اختیار چلا جائے گا اس اندیشے کے پیش نظر اس موڑ پر گفتگو کو موقوف کیا جارہا ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے جغرافیائی نسلی قومی اور قبائلی خصائص بڑی فراوانی کے ساتھ اس خطے کے تصوف میں شامل ہوتے رہے اور اسے انفرادیت اور امتیازی شان سے ہمکنار کرتے رہے۔

تصوف کا آغاز انسانی زندگی کے آغاز کے ساتھ ہی ہوا ہے مختلف ادوار میں اس کی شکلیں تبدیل ہوتی رہی ہیں مختلف نظریات اور قبائل رسومات اس پر اثر ڈالتے رہے ہیں چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ تصوف نے اپنی تکمیل کے سفر میں دنیا کے ہر فعال نظام فکر سے استفادہ کیا ہے اور راہ راست پر چلنے کے لئے مختلف الہامات سے رشتہ جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ پختون سرزمین میں اس کی جہتیں اور رنگ کس نوعیت کے رہے ہیں اس مقالے میں اس پر سرسری بحث کی گئی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ فقیرا خان، قلزم زیست پاک، بک ایمپائر لاہور ۲۰۱۳، ص: ۹۶

۲۔ ایضاً ص ۱۲۹

۳۔ شنواری، امیر حمزہ خان، وجود و شہور ص: ۱۰

۴۔ ہارون الرشید خٹک، اُردو کے پشتون شعراء، اعراف پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور ۲۰۱۹ ص: ۱۰۱

۵۔ بشریٰ فرخ، فاذکرونی اذکرکُم، آرٹ پوائنٹ پشاور، ۲۰۲۱ص: ۱۲۷ - ۱۲۸

۶۔ تدر عابد، برگِ نعت، محسن ادب فیصل آباد ۲۰۲۲ ص :۳۰

۷۔ ایضاً، ص: ۲۸